

[1999] سپریم کورٹ ریوٹس 3.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

اسسٹنٹ کمشنر (انٹیلی جنس)

بنام

ایم/ایس نندانام کنسٹرکشن کمپنی

21 ستمبر 1999

[ایس پی بھروچا، بی این کرپال، ایس راجندر بابو، سید شاہ محمد قادری اور ایم بی شاہ، جسٹسز]

سیلز ٹیکس:

آندھرا پردیش جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957- دفعہ 6-اے(ii)(اے)- خریداری ٹیکس- چنگی- عمارتوں کی تعمیر کے لیے غیر رجسٹرڈ ڈیلروں سے خام مال کی خریداری- پرچیز ٹیکس کا نفاذ- منعقد ہونے والی قانونی حیثیت، ایکٹ کا دفعہ 6-اے(ii)(اے) فروخت کے لیے سامان کی تیاری کے لیے استعمال کیے جانے والے سامان پر لاگو ہوتا ہے یا دوسری صورت میں- احاطہ شدہ عمارتوں کی تعمیر کے لیے استعمال ہونے والا خام مال- اس طرح، ٹیکس کے لیے ذمہ دار

الفاظ اور جملے:

"بصورت دیگر"- آندھرا پردیش جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 کی دفعہ 6-اے(ii)(اے) کے تناظر میں معنی اور تشریح-

جواب دہندگان، جو فلیٹوں اور مکانات کی تعمیر میں مصروف تھے، نے غیر رجسٹرڈ ڈیلروں سے خام مال خریدا۔ تجارتی ٹیکس کے اسسٹنٹ کمشنر نے جواب دہندگان کو خام مال کی مذکورہ خریداری کی تفصیلات درج کرنے کے لیے نوٹس جاری کیے۔ ناراض، مدعا علیہان نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک عرضی درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ آندھرا پردیش جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 کی دفعہ 6-اے(ii)(اے) تو ضیعات کو راغب نہیں کیا گیا کیونکہ فروخت کے لیے یا دوسری صورت میں دیگر سامان کی تیاری کے لیے سامان کا کوئی استعمال نہیں تھا۔ اس لیے ریونیو کی طرف سے موجودہ اپیل-

اپیل کنندہ کے محصولات کے تنازعات یہ تھے کہ ایکٹ کی دفعہ 6-اے(ii)(اے) دوسری صورت میں اصل سامان کی فروخت یا استعمال کے لیے دیگر سامان کی تیاری میں اصل سامان کے استعمال کی طرف راغب تھی۔ ایکٹ کی دفعہ 6-اے کے تحت شق کا مقصد صارف کے ذریعے استعمال ہونے والے خام مال کی خریداری پر خریداری ٹیکس لگانا تھا چاہے وہ صنعت کار ہو یا دوسری صورت میں-

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔ 1.1: جواب دہندگان کے ذریعہ خریدا گیا خام مال آندھرا پردیش جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 کی دفعہ 6-اے (ii) (اے) توضیحات کے تحت آتا ہے اور اس طرح ٹیکس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ [18-ایف]

1.2- ایکٹ کے دفعہ 6-اے (ii) (اے) کا مقصد فروخت کے لیے دیگر اشیا کی تیاری کے مقصد سے استعمال ہونے والی اشیا پر خریداری ٹیکس لگانا ہے۔ یہ ریاست سے باہر سامان کے استعمال یا ٹھکانے لگانے یا بھیجنے کے لیے رجسٹرڈ ڈیلر کے علاوہ کسی اور شخص سے سامان کی خریداری پر ٹیکس عائد کرنے کی تجویز کرتا ہے۔ لہذا ایکٹ کے دفعہ 6-اے کی شق (ii) کی اسکیم یہ ہے کہ جب سامان اصل شکل میں موجود نہیں رہتا ہے یا ریاست میں فروخت یا خریداری کے لیے دستیاب نہیں رہتا ہے، تو اس طرح کے سامان کا خریداری ڈیلر ٹیکس کا ذمہ دار ہے اگر بیچنے والے پر ٹیکس نہیں ہے یا اس پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ فوری صورت میں، ایک بار جب عمارتوں کی تعمیر میں سامان کا استعمال ہو جاتا ہے تو سامان کا وجود ختم ہو جاتا ہے یا فروخت یا خریداری کے لیے اس شکل میں دستیاب ہونا بند ہو جاتا ہے تاکہ ٹیکس کو راغب کیا جاسکے اور اس لیے مذکورہ شق سے منسوب کیا جانے والا صحیح معنی یہ ہوگا کہ جب ایسی اشیا کو دوسرے سامان کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے یا دوسری صورت میں استعمال کیا جاتا ہے تو ٹیکس کو راغب کیا جائے گا۔ [18-ایف-جی]

2- اگر پیو نوڈ پیکرز کے معاملے میں رائے کو قبول کر لیا جاتا ہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ "بصورت دیگر" کا بیان محاورہ "فروخت" کے بیان محاورہ کو اہل بنائے گا نہ کہ "مینوفیکچرنگ" کا بیان محاورہ جو فراہمی کی سادہ تعمیر پر غلط ہے۔ [A-19؛ G-H-18]

گنیش پرساد دکشت بنام کمشنر آف سیلز ٹیکس، مدھیہ پردیش، [1969] 3 ایس سی آر 490 نے تصدیق کی۔

ڈپٹی کمشنر، سیلز ٹیکس (لا) بورڈ آف ریونیو، (ٹیکس)، ایرنا کولم بنام پیو نوڈ پیکرز، [1980] 3 ایس سی آر 1271، نے مسترد کر دیا۔

ہوٹل بالاجی اور دیگران بنام ریاست آندھرا پردیش اور دیگران [1992] ضمیمہ 2 ایس سی آر 182 اور ڈپٹی کمشنر آف سیلز ٹیکس (لا) بورڈ آف ریونیو (ٹیکس)، ایرنا کولم بنام میسرز تھامس اسٹیفن اینڈ کمپنی لمیٹڈ [1988] 2 ایس سی آر 264 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار 1984: کا دیوانی اپیل نمبر 2064-66-

کے ساتھ

سی۔ اے نمبر 895-903/89، 4858-68/91 اور 90/97

1982 کے ڈبلیو پی نمبر 2036، 3291 اور 3696 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 24.9.82 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے جسٹس رامامورتی، بی سریدھر، کے رام کمار، مسز آشانائرا اور محترمہ شانتی نارائن۔

جواب دہندگان کے لیے یو این بچاوت، اے ڈی این راؤ اور اے سب راؤ (ایل کے پانڈے) (این پی)

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجندر بابو، جسٹس۔: جواب دہندگان فلیٹوں اور مکانات کی تعمیر میں مصروف ہیں جس مقصد کے لیے وہ رجسٹرڈ ڈیلروں کے علاوہ دیگر افراد سے ریت، اینٹیں اور گرینارٹ جیسے مواد خریدتے ہیں۔ ان اشیاء پر کوئی سیلز ٹیکس نہیں لگا ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر آف کمرشل ٹیکسز، انفورسمنٹ نے 19 جنوری 1982 کے ایک نوٹس کے ذریعے جواب دہندگان سے کہا کہ وہ یکم اپریل 1977 سے شروع ہونے والے خام مال کی خریداری سے متعلق اپنے کھاتوں کے ساتھ ان کے سامنے پیش ہوں۔ جواب دہندگان نے اسے ایک جواب بھیجا جس میں کہا گیا کہ وہ کسی بھی سامان میں تجارت نہیں کرتے؛ کہ وہ فلیٹ بناتے اور فروخت کرتے ہیں؛ کہ وہ رجسٹرڈ ڈیلر نہیں ہیں؛ جس میں کہا گیا ہے کہ خریداری آندھرا پردیش جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعہ 6-اے کے تحت ٹیکس کو راغب نہیں کرتی ہے۔ جواب دہندگان کی طرف سے دائر کردہ جواب سے مطمئن نہ ہوتے ہوئے، اسسٹنٹ کمشنر آف کمرشل ٹیکسز نے 22 مارچ 1982 کو ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت ایک نوٹس جاری کیا جس میں جواب دہندگان سے کہا گیا کہ وہ کھاتوں کی کتابیں پیش کریں اور بلوں کی خریداری کریں اور یکم اپریل 1977 سے شروع ہونے والی مدت کے لیے ان کے ذریعے کیے گئے خام مال کی خریداری سے متعلق تفصیلات درج کریں۔ مذکورہ نوٹس سے ناراض جواب دہندگان نے آئین بھارت کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ درخواستیں دائر کیں جن میں ایکٹ کے تحت ان کا جائزہ لینے کے لیے اپیل گزاروں کے دائرہ اختیار پر سوال اٹھایا گیا۔

عدالت عالیہ کے سامنے کئی تنازعات اٹھائے گئے تھے جیسے کہ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ ڈیلروں کے درمیان امتیازی سلوک اور یہ کہ جواب دہندگان ڈیلر نہیں ہیں اور یہ کہ دفعہ 6-اے کو راغب کرنے کے لیے ایک ڈیلر نے غیر رجسٹرڈ ڈیلروں سے سامان خریدا ہوگا اور اس طرح کے سامان کو ریاست کے اندر یا باہر فروخت کے لیے دیگر سامان کی تیاری میں استعمال کیا ہوگا یا اس طرح کے سامان کو ٹھکانے لگایا ہوگا۔ پہلے دو دلائل مسترد ہو گئے اور حکم کے اس حصے کو ہمارے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا۔ لہذا، ہمیں خود کو اس سوال تک محدود رکھنا ہوگا کہ آیا رجسٹرڈ ڈیلروں کے علاوہ دوسرے افراد سے سامان خریدنے والے جواب دہندگان ایکٹ کی دفعہ 6-اے کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ ایکٹ کی دفعہ 6-اے مندرجہ ذیل ہے:

"A-6 بعض اشیاء کی خریداری سے متعلق کاروبار پر ٹیکس کا محصول: ہر ڈیلر، جو کاروبار کے دوران-

(i) کسی رجسٹرڈ ڈیلر سے کوئی بھی سامان (جس کی فروخت یا خریداری اس ایکٹ کے تحت ٹیکس کا ذمہ دار ہے) ان حالات میں خریدتا

ہے جن میں دفعہ 5 کے تحت یا دفعہ 6 کے تحت، جیسا بھی معاملہ ہو، کوئی ٹیکس قابل ادائیگی نہیں ہے، یا

(ii) رجسٹرڈ ڈیلر کے علاوہ کسی اور شخص سے کوئی سامان (جس کی فروخت یا خریداری پر اس ایکٹ کے تحت ٹیکس لگ سکتا ہے) خریدنا، اور

(a) یا تو اس طرح کے سامان کو فروخت کے لیے دیگر سامان کی تیاری میں یا دوسری صورت میں استعمال کرتا ہے، یا

(b) ایسی اشیا کو ریاست میں فروخت کے علاوہ کسی اور طریقے سے ٹھکانے لگاتا ہے، یا

(c) انہیں ریاست سے باہر کسی جگہ بھیجتا ہے سوائے بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران فروخت یا خریداری کے براہ راست نتیجے کے۔

مذکورہ بالا خریداری سے متعلق کاروبار پر اسی شرح پر ٹیکس ادا کرے گا جس پر لیکن مذکورہ بالا حالات کے وجود کے لیے، دفعہ 5 یا دفعہ 6 کے تحت ایسی اشیا پر ٹیکس عائد ہوتا۔

جواب دہندگان دلیل یہ ہے کہ ان کے ذریعے خریدی گئی ریت اور اینٹوں جیسی اشیا فروخت کے لیے دیگر اشیا کی تیاری میں استعمال نہیں کی جاتی ہیں کیونکہ وہ غیر منقولہ جائیداد کی نوعیت کے فلیٹوں کی تعمیر میں کام کرتے ہیں۔ جواب دہندگان فروخت یا کسی دوسرے مقصد کے لیے کوئی دوسری چیز بھی تیار نہیں کر رہے ہیں۔ اس طرح، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 6-اے پر توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ اپیل گزاروں کی جانب سے پیش کی گئی دلیل ہے کہ دیگر اشیا کی تیاری کے علاوہ تعمیراتی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی اشیا بھی دفعہ 6-اے کی شق (2) (اے) کے تحت آتی ہیں۔ عدالت عالیہ نے پایا کہ گنیش پرساد دکشت بنام سیلز ٹیکس کمشنر، مدھیہ پردیش، [1969] 3 ایس سی آر 490، اور ڈپٹی کمشنر، سیلز ٹیکس (لا) بورڈ آف ریونیو (ٹیکس)، ایرنا کولم بنام پیو فوڈ پیکرز، [1980] 3 ایس سی آر 1271 کے فیصلوں کے درمیان تنازعہ ہے۔ عدالت عالیہ کا خیال ہے کہ مذکورہ دو فیصلے تین ججوں کی بنچ کی ایک جیسی تشکیل کے ذریعے پیش کیے گئے ہیں، مؤخر الذکر کا فیصلہ ان پر پابند تھا اور اس نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کی دفعہ 6-اے (2) (اے) تو ضیعات کو راغب کرنے کے لیے اصل سامان کا استعمال فروخت کے لیے یا فروخت کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے ہونا چاہیے اور اس طرح کے استعمال کی عدم موجودگی میں جواب دہندگان ٹیکس کے ذمہ دار نہیں تھے۔ یہ معاملہ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کے ذریعے اس عدالت کے سامنے لایا جاتا ہے۔

یہ معاملہ ہمارے سامنے اس وقت پیش کیا گیا جب تین ججوں کی بنچ نے اس عدالت کے دو فیصلوں کے درمیان تنازعہ کے پیش نظر معاملہ بڑی بنچ کو بھیج دیا۔

اپیل گزاروں کا دعویٰ ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 6-اے (ii) (اے) دوسری صورت میں اصل سامان کی فروخت یا استعمال کے لیے

دوسرے سامان کی تیاری میں اصل سامان کے استعمال کی طرف راغب ہوتی ہے اور گنیش پرساد دکشت (سوپرا) کے فیصلے پر انحصار کرتی ہے۔ فاضل وکیل نے ہوٹل بالاجی اور دیگران بنام ریاست آندھرا پردیش اور دیگران [1992] ضمیمہ 2 ایس سی آر 182 کے فیصلے کا بھی حوالہ دیا، تاکہ یہ دعویٰ کیا جاسکے کہ ایکٹ کی دفعہ 6-اے کے تحت شق کا مقصد صارفین کے ذریعے استعمال ہونے والے خام مال کی خریداری پر خریداری ٹیکس لگانا ہے، چاہے وہ صنعت کار ہو یا دوسری صورت میں۔ انہوں نے 1985 میں قانون سازی میں کی گئی ترمیم کو وضاحتی اور موجودہ کیس کا احاطہ کرنے پر بھی انحصار کرنے کی کوشش کی۔

جواب دہندگان کے وکیل نے پیش کیا کہ پیوفوڈ پیکرز (اوپر) میں لیا گیا نظریہ جس کی ڈپٹی کمشنر آف سیلز ٹیکس (قانون)، بورڈ آف ریونیو (ٹیکسز)، ایرنا کولم بنام میسرز تھامس اسٹیفن اینڈ کمپنی لمیٹڈ [1988] 2 ایس سی سی 264 میں پیروی کی گئی ہے، کو قبول کیا جانا چاہیے اور اگر کم از کم دو نظریات ممکن ہیں تو ٹیکس تشخیص الیہ کو شک کا فائدہ ملنا چاہیے اور ٹیکس عائد نہیں کیا جانا چاہیے۔ قانون سازی میں اس کے بعد کی ترمیم سے موقف واضح ہو جائے گا اور اس لیے "بصورت دیگر" کے بیان محاورہ کو "کسی اور طریقے سے" نہیں پڑھا جاسکتا۔

مدھیہ پردیش سیلز ٹیکس ایکٹ میں یکساں تو ضیعات تشکیل کرتے ہوئے، اس عدالت نے گنیش پرساد دکشت (سوپرا) کے فیصلے میں کہا:

"مسٹر چاگلانے اپیل گزاروں کی طرف سے زور دیا کہ یا بصورت دیگر کے بیان محاورہ کا مقصد ایک امتزاج کی نشاندہی کرنا ہے جو فوری طور پر پہلے والے الفاظ برائے فروخت کے مخصوص متبادل کو متعارف کراتا ہے۔ مسٹر چاگلانے کا کہنا ہے کہ جس شق میں ایسا ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دفعہ 7 کے تحت دوسری اشیا کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیا خریدنے کے لیے ادا کی جانے والی قیمت، جس کا ارادہ فروخت کرنا یا دوسری صورت میں ٹھکانے لگانا ہے، صرف ٹیکس کے قابل ہے۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ یہ اس بیان محاورہ معقول تشریح ہے یا تو اس طرح کے سامان کو فروخت کے لیے دوسرے سامان کی تیاری میں استعمال کرتا ہے یا دوسری صورت میں۔ مقننہ کا ارادہ ہے کہ سامان کی کھپت ان کی خریداری کے لیے ادا کی گئی قیمت کو قابل ٹیکس بناتی ہے، اگر سامان فروخت کے لیے دوسرے سامان کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے یا اگر سامان دوسری صورت میں استعمال ہوتا ہے۔"

اس کے بعد پیوفوڈ پیکرز (اوپر) میں اس عدالت نے کیرالہ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ میں ایک جیسے الفاظ پر دوسرے طریقے سے غور کیا:

"ریونیو کے ماہر وکیل کا کہنا ہے کہ اگرچہ کوئی مینوفیکچرنگ کا عمل شامل نہیں ہے، پھر بھی یہ معاملہ کیرالہ جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 5 اے (1) (اے) کے تحت آتا ہے، کیونکہ قانونی شق نہ صرف فروخت کے لیے دیگر سامان کی تیاری میں استعمال ہونے والے سامان کی بات کرتی ہے بلکہ دوسری صورت میں استعمال ہونے والے سامان کی بھی بات کرتی ہے۔ جمع کرانے میں ایک غلط فہمی ہے۔ شق، جو صحیح معنوں میں پڑھی جاتی ہے، فروخت کے لیے دیگر اشیا کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیا یا فروخت کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے دیگر اشیا کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیا کی بات کرتی ہے۔"

ہم اس معاملے میں صرف دفعہ 6-اے کی ذیلی دفعہ (ii) کی شق (a) سے متعلق ہیں، یعنی یا تو فروخت کے لیے دیگر سامان کی تیاری میں

اس طرح کے سامان کا استعمال یا دوسری صورت میں۔ ایکٹ کی دفعہ 6-اے کی شق (ii) ریاست سے باہر سامان کے استعمال یا ٹھکانے لگانے یا بھیجنے کے لیے رجسٹرڈ ڈیلر کے علاوہ کسی اور شخص سے سامان کی خریداری پر ٹیکس عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لہذا ایکٹ کے دفعہ 6-اے کی شق (ii) کی اسکیم یہ ہے کہ جب سامان اصل شکل میں موجود نہیں رہتا ہے یا ریاست میں فروخت یا خریداری کے لیے دستیاب نہیں رہتا ہے، تو اس طرح کے سامان کا خریداری ڈیلر ٹیکس کا ذمہ دار ہے اگر بیچنے والے پر ٹیکس نہیں ہے یا اس پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ ہمارے ذہن میں، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 6-اے (ii) (اے) کا مقصد فروخت کے لیے دیگر اشیا کی تیاری کے مقصد سے استعمال ہونے والی اشیا پر خریداری ٹیکس لگانا ہے یا دوسری صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر پیوٹو ڈیکورز (اوپر) میں نظریہ کو قبول کر لیا جاتا ہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ "بصورت دیگر" کا بیان محاورہ "فروخت" کے بیان محاورہ کو اہل بنائے گا نہ کہ "مینوفیکچرنگ" کا، جو ہمیں فراہمی کی سادہ تعمیر پر غلط معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مقصد کا ارادہ کسی بھی دوسرے طریقے سے سامان کی فروخت یا کھپت کے لیے سامان کی تیاری میں سامان کے استعمال کی صورت میں خریداری ٹیکس لانا ہے۔ ایک بار جب سامان عمارتوں کی تعمیر میں استعمال ہو جاتا ہے تو سامان کا وجود ختم ہو جاتا ہے یا فروخت یا خریداری کے لیے اس شکل میں دستیاب ہونا بند ہو جاتا ہے تاکہ ٹیکس کو راغب کیا جاسکے اور اس لیے مذکورہ شق سے منسوب کیا جانے والا صحیح معنی یہ ہوگا کہ جب ایسی اشیا کو دوسرے سامان کی تیاری میں استعمال کیا جائے یا دوسری صورت میں استعمال کیا جائے تو ٹیکس کو راغب کیا جائے گا۔ لہذا، اس پہلو پر گنیش پرساد دکشت (سوپرا) کے نقطہ نظر سے اتفاق کرتے ہوئے، ہم پیوٹو ڈیکورز (اوپر) میں ظاہر کردہ نقطہ نظر کو اس حد تک مسترد کرتے ہیں۔

نتیجتاً، ہم عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور رٹ درخواستوں کو مسترد کرتے ہیں۔ اب یہ محکمہ پر منحصر ہے کہ وہ جواب دہندگان کو اپنے اعتراضات درج کرنے کا مناسب موقع دینے کے بعد تخمینہ کاری کے ساتھ آگے بڑھے۔ کیس کی نوعیت اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایس۔ وی۔ کے

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔